سوال

(574) ایام عدت میں حج کے لیے جانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو عورت اپنے شوہر کی وفات کے باعث عدت کے دنوں میں ہو، کیا وہ حج کے لیے جا سکتی ہے؟ اور اسی طرح عدت طلاق کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو عورت اپنے شوہر کی وفات کے باعث عدت کے دنوں میں ہو، وہ اپنے گھر سے باہر نہیں رہ سکتی اور جب تک عدت پوری نہ ہو حج کا سفر نہیں کر سکتی، اور یہ اس کیفیت میں "غیر مستطیع" ہو گی، اور اسے اپنے گھر میں رہنا واجب ہے۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ... ٢٣٤ ... سورة البقرة

''اور جو تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، تو ان بیویوں پر ہے کہ اپنے آپ کو چار ماہ دس دن تک روکے رکھیں۔''

اس عورت کے لیے انتظار کرنا واجب ہے حتیٰ کہ عدت پوری ہو جائے۔

اور اس کے علاوہ دوسری عدت مثلاً عدت طلاق کی صورت میں، اگر طلاق رجعی ہو تو یہ عورت بیوی ہونے کے حکم میں ہے، اس لیے اسے اپنے شوہر سے اجازت لینا ہو گی، اور بہتر ہے کہ شوہر اسے سفر حج کی اجازت دے دے جبکہ وہ اپنے کسی محرم کے ساتھ سفر کر رہی ہو۔

اور طلاق بائنہ والی کے لیے بھی سنت یہ ہے کہ وہ بھی اپنے گھر میں ٹھہرے، اور اگر شوہر موافقت کرے تو وہ حج کے لیے جا سکتی ہے، کیونکہ اس کی یہ عدت شوہر کے حقوق میں سے ہے۔ اگر اس کی اجازت سے حج کے لیے جائے تو کوئی حرج نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

صفحہ نمبر 408

محدث فتویٰ